دُعائے مُستجاب

حمدیہ و دُعائیہ مجموعہ

عبدالمجید چٹھہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دُعائے مستجاب

(حمدیہ و دُعائیہ مجموعہ)

دُعائے مُستجاب

(حمدیہ و دُعائیہ مجموعہ)

عبدالمجید چٹھہ

دھنک مطبوعات

0300-8873052

Shams.ua786@gmail.com

ضابطہ

نام کتاب : دُعائے مستجاب

شاعر : عبدالمجید چٹھہ

سرورق : حمدان خالد

سالِ اشاعت: 2020

کمپوزنگ : زرناب کمپوزنگ سنٹر، لاہور

مطبع : حاجی منیر اینڈ سنز پریس، لاہور

دھنک مطبوعات

0300-8873052

Shams.ua786@gmail.com

انتساب

میاں غوث احمد

سیّد صبیح الدین رحمانی

کے نام

فہرست

- صُبح مِل جائے شام مِل جائے — ۱۱
- میرے لحن کی ابتدا خیرالوریٰ سے ہے — ۱۲
- ربِّ نوا نے نعمتوں سے گھر جو بھر دیا — ۱۳
- ربِّ کریم آپ سے حرفِ ثنا ملے — ۱۴
- رب سے منسوب ہے ہر خوشی — ۱۵
- رکھا جس کو ہمیشہ یاد میں نے — ۱۶
- ہوتی ہے میری آج بھی پوری جو آرزو — ۱۷
- تُو وارث کل جہاں کا میرے مولا — ۱۸
- دیکھوں میں روضہ آپ کا ربِّ عُلا کرے — ۱۹
- سلیقہ حمد لکھنے کا عطا کر — ۲۱
- ہے زندگی کا حاصل ایمان تیری قدرت — ۲۳
- سکونِ قلب ونظر زندگی نے پایا ہے — ۲۴
- مرے مولا کی ہستی ہر جگہ ہر آن ہوتی ہے — ۲۶
- میرے بس میں نہیں حمد کیسے کہوں — ۲۷
- ہُوا پاسباں ہے یہ نام تمہارا — ۲۸
- دُنیائے ہست و بُود کا مولا عکاس ہے — ۲۹

- ماہِ رمضاں میں ہم کو ملیں راحتیں — ۳۰
- یہ زمیں پیدا کی آسماں بھی کیا — ۳۲
- اپنے ہر کام کی ابتدا آپ سے — ۳۴
- ہے مرا ایماں ضعیف وناتواں — ۳۶
- ہے سامنے نگاہوں کے مولا لکھا ہوا — ۳۸
- جس روز سبھی روحیں نکلیں گی یہ جسموں سے — ۳۹
- آہ وزاری پہ مری رحم وکرم فرمادے — ۴۰
- مَیں خطا کیش گناہوں سے بھرا بیٹھا ہوں — ۴۲
- دل اپنی محبّت سے آباد سدا کردے — ۴۳
- مجھے بے نیاز کردے سبھی غیروں سے اے مولا — ۴۴
- محبّت تیری کے برعکس باتیں ہوں اگر مولا — ۴۵
- اپنے دامن تو بُرائی سے بھرے ہیں مولا — ۴۶
- تیرے کرم کی ہوتی ہے برسات اے خدا — ۴۸
- رات کا پچھلا پہر میں ہوں مرا مولا ہے — ۵۰
- اے جہانوں کے پالنے والے — ۵۲
- آنکھوں میں نُورِ محمد ﷺ کو بسانے والے — ۵۴
- سرکشی وتکبّر سے بچانا مجھ کو — ۵۵
- ہلاکت آفریں رستوں سے ہم کو تُو بچا مولا — ۵۷
- پاکیزہ روزی کا سروسامان کیجیے — ۵۸
- مالک ندائے قلب ہے یہ کام کیجیے — ۵۹
- رحم وکرم کی بارشیں ہم پر ہُوا کریں — ۶۰

- ہوتی ہے ہمرکاب یہ مظلوم کے سدا ۶۲
- رحم وکرم سے عفو سے گر واسطہ نہیں ۶۳
- کوئی بھی ظلم نہ کر پائے تُو ہی قادر ہے ۶۴
- مجھ کو بھی خاکِ مذلّت سے اُٹھا دے مولا ۶۵
- مرا سرمایہ اُمید ہے مولا کرم تیرا ۶۷
- تری تہدید سے میں سرزنش سے آج غافل ہوں ۶۸
- عطا کر دے جہنّم سے خلاصی اے مرے مولا ۶۹
- نزولِ ہر بلا سے پہلے تُو مولا حفاظت دے ۷۰
- گنہ میرے سبھی مستور کر دے ۷۱
- تنگ دستی سے تو بچا لینا، میرے اللہ ہے دعا میری ۷۳
- میرے ماں باپ کو مخصوص جزا دے مولا ۷۵
- ہم کو طوفاں نے گھیرا اے الٰہی ہمارے ۷۶
- مرے اللہ میں صدقے مری جند جان مَیں واری ۷۷
- الٰہی حمد پہ مامور کر دے ۷۸
- ربّ کریم آپ ہیں مقصودِ زندگی ۸۰
- دل نے بھی رومیؒ و جامیؒ سی ادا مانگی ہے ۸۱
- مانگا نہیں ہے غیروں سے اپنوں سے بھی نہیں ۸۲
- مانگوں الٰہی آپ سے میں نامِ زندگی ۸۳
- تیری رحمت میں ہے خوش بختی سہارا دینا ۸۴
- میں تخلیقِ بیّ میں لایا گیا ہوں ۸۵
- کوئی مانند نہیں تیرے تُو اعلیٰ تر ہے ۸۷

- تیرے آگے ہی مری خاک پہ پیشانی ہے ۸۸
- چوکھٹِ کعبہ پہ میں نے دہائی دی تھی ۸۹
- اللہ بے حیائی کی یلغار روکیے ۹۰
- ہے یہ اکرام ہم پہ خدا کا زندگی مصطفیٰؐ سے جُڑی ہے ۹۲
- ہر لمحہ ترا نام ہو اور وِردِ زباں ہے ۹۴
- ثنا خوانِ الٰہی ہوں اہم ہوں ۹۵
- حاضر و ناظر ہے خالق ہر جگہ ہے ۹۶
- مشکلوں میں پکارو اُسے جس سے ہم کو سہارا ملے ۹۷
- ہوں گنہگار میں اللہ سے اب کیا مانگوں ۹۸
- چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ ہے مولا جی ۹۹
- ہر روز ابتلاؤں کا ہے سامنا مجھے ۱۰۰
- حفاظت لوگوں کی کرنا تری فطرت ہے اے مولا ۱۰۱
- ملتی نہیں نصیب سے بڑھ کر سعادتیں ۱۰۳
- لمحوں لمحوں میں تھا ایسا ۱۰۵
- پردہ ترے وجود کا تیری رضا میں ہے ۱۰۷
- دنیا ترے مقام سے تب آشنا ہوئی ۱۰۹

صُبح مِل جائے شام مِل جائے
عشقِ احمدﷺ کا جام مِل جائے

جس سے کون و مکان روشن ہیں
مجھ کو ماہِ تمام مِل جائے

میرے بچّے غلام ہوں اُنؐ کے
اِن کو رزقِ دوام مل جائے

یہ صفائی کریں مدینے میں
ایسی قسمت یہ کام مِل جائے

میں گدائی پہ ناز کرتا ہوں
گر مدینے میں عام مِل جائے

مجھ سے پوچھیں مجیّدؔ کیسے ہو
پھر غلامی میں نام مِل جائے

نعتِ رسولِ اقدسؐ

میرے لحن کی ابتدا خیر الوریٰؐ سے ہے
شعر و سخن کی انتہا خیر الوریٰؐ سے ہے

مہکی ہوئی ہے چار سُو شہرِ حبیبؐ میں
صحنِ حرم میں یہ ہوا خیرالوریٰؐ سے ہے

اپنا کہاں سے ہو گیا یہ سارا مال و زر
اللہ کی ہے جو عطا خیرالوریٰؐ سے ہے

ذکرِ رسولؐ پاک سے مہکے مرا ذہن
اتنا حسین دل مرا خیرالوریٰؐ سے ہے

دیکھو ناں ہم حضورؐ کے صدقے میں بچ گئے
ساری عطا یہ دین کی خیرالوریٰ سے ہے

کیسے ملی ہے نغمگی تجھ کو مجیّدؔ یہ
کہہ دو ناں سب کو برملا خیرالوریٰؐ سے ہے

رَبِّ نوا نے نعمتوں سے گھر جو بھر دیا
پھر معتبر نگاہوں میں ہر اک کی کر دیا

جذبات کی تو بات ہی سینے میں رُک گئی
مُجھ کو ثنا کے واسطے ہر شعر تر دیا

پاکیزگی بھی شاملِ شعر و سخن رہی
میرے گلے میں صوت کا اک لعل دھر دیا

اس منظرِ پاکیزہ سے میں ہوں سکون میں
لفظوں کے آج روپ میں شمس و قمر دیا

آقاؐ کے ذکرِ خیر سے یا اپنے ذکر سے
مولا کریم نے مجھے لعل و گہر دیا

لکھ کر مجیدؔ حمد مَیں کیسے نہ یوں کہوں
رب کی نوازشوں نے ہے اتنا اثر دیا

ربِّ کریم آپ سے حرفِ ثنا ملے
مُجھ کو دُعا کے واسطے حرفِ دُعا ملے

تیری رضا میں بشر بھی سجدے میں گر گیا
ہوتی ہے آرزو یہی تیری رضا ملے

اپنی رگِ حیات میں تُو ہی مقیم ہے
تجھ سے مری حیات کو اِذنِ بقا ملے

تیرے کرم سے جسم میں ہیں رونقیں سبھی
ہُوں جو کبھی بیمار تو تجھ سے شفا ملے

مرنا تو ایک روز ہے میرے الٰہی پھر
خاکِ حجازِ پاک میں مدفن مرا ملے

معراج والی رات جو دیکھا الٰہی تُو
ہے آرزو مجیدؔ کی وہ دِلرُباؐ ملے

رب سے منسوب ہے ہر خوشی
جو نہیں ہم کو دیتا غمی

اس سے مانگو جو ہے مفلسی
ختم کرتا ہے وہ بے کسی

زندگی دے تو دے عاجزی
عزّتوں کا امیں ہے وہی

زندگی کے سبھی دُھندلکے
ختم کر کے وہ دے آگہی

رازقِ کُل جہاں ہے خدا
اس سے نسبت یہی ہے بڑی

تم مجیدؔ اُس سے مانگو سدا
آنے دے گا نہ پھر وہ کمی

رکھا جس کو ہمیشہ یاد میں نے
کیا قدرت کو جس کی صاد میں نے

مرے ہر انگ میں اُس کی محبّت
رگ و پے میں کِیا آباد میں نے

مُصیبت ہو یا مُشکل وہ ہی ٹالے
اُسی سے دل کِیا ہے شاد میں نے

وہی اوّل وہی آخر دُعا میں
اسی سے کی ہے ہر فریاد میں نے

وہی اللہ دیتا ہر خوشی ہے
کِیا غم اس سے ہی آزاد میں نے

اُسی کا ذکر ہوتا ہے مجیدؔ
کِیا دل میں اسے آباد میں نے

ہوتی ہے میری آج بھی پوری جو آرزُو
رکھتا ہے وہ کریم ہی تو میری آبرُو

آتا ہے رشک آج بھی اپنے وجود پر
ہوتا ہوں جو نماز میں مولا کے روبرُو

سمجھوں گا میں حیات بھی پہنچی ٹھکانے پر
ہو جاؤں گا جو حشر میں اک روز سرخرُو

میرے دعا کے واسطے اُٹھتے ہیں ہاتھ جب
ہوتی ہے اس عظیم سے چھوٹی سی گفتگو

دیکھوں حجازِ پاک کی پُرنور وادیاں
پھر آنکھیں میری جام ہوں ہو دل مرا سبُو

خُوش بُو مجیدؔ پھیلی ہے مکّی فضاؤں میں
سارے فرشتے ہوتے ہیں یاں محوِ گفتگو

تُو وارثِ کُل جہاں کا میرے مولا
ہے تیری ذاتِ بابرکات یکتا

مجھے ہر سمت آتا ہے نظر تُو
کہیں ظاہر کہیں پر ہے پوشیدہ

نباتات و جمادات میں تُو ہے
ہواؤں میں فضاؤں میں ہے مِلتا

ترے آفاق در آفاق جلوے
جہانوں میں ملے تیرا اُجالا

بنائے تُو نے جِنّ و بشر سارے
کریں تیری عبادت راز یہ تھا

سیّاروں سے ستاروں سے عیاں تُو
مجیدؔ کے سخن میں تُم کو دیکھا

❁

دیکھوں میں روضہ آپؐ کا ربِّ عُلا کرے
ہو میری پوری ہر دُعا ربِّ علا کرے

نعتِ رسولؐ پاک ہو میری زبان پر
حمد و ثنا کا تذکرہ ربِّ علا کرے

چاہت درِ حبیبؐ کی میرا نصیب ہو
اخلاق بھی ہو دل رُبا ربِّ عُلا کرے

اُس سے کرم کے بادلوں کی بھیک مانگ لوں
کر دے معاف ہر خطا ربِّ عُلا کرے

کوئی تو اہتمام ہو طیبہ میں جا بسوں
پہنچوں مدینے برملا ربِّ عُلا کرے

سورج مری حیات کا ڈُوبے مدینے میں
آئے مدینے میں قضا ربِّ علا کرے

کوئی مجیدؔ آس بھی ایسی نہ رہ سکے
جس کو ملی نہ ہو وفا ربِّ عُلا کرے

❁

سلیقہ حمد لکھنے کا عطا کر
مرے مولا جو لکھوں تُو ثنا کر

مجھے قرآن کا قاری بنا دے
ترنّم سے بھری میری صدا کر

ہمیشہ نُور سے اپنے الٰہی
مری تاریک قسمت کو ضِیا کر

مرے بچوں کو دے رزقِ مطّہر
مرے اللہ غُربت کو جُدا کر

مرا مسکن گُھٹن سے ہی بھرا ہے
مرے گھر کی ہوا کو بھی صبا کر

الٰہی نام تیرا ضوفشاں ہے
قبول تُو میری ہر اک دُعا کر

عطا کر دے مجیدؔ کو ہدایت
سُخن میرے کو بھی تو وضحیٰ کر

ہے زندگی کا حاصل ایمان تیری قدرت
اللہ تجھ پہ قرباں یہ جان تیری قدرت

افلاک پر میں دیکھوں تاروں کی انجمن ہے
منظر سبھی سماوی سبحان تیری قدرت

مولا اُٹھا کے ہاتھ تجھ کو پکارتا ہُوں
آئے ہے پھر زباں پر یہ شان تیری قدرت

یہ ظلمتوں میں تُو نے راہیں خدا دکھائیں
تو زندگی بنائے آسان تیری قدرت

اللہ تُو نے ہم کو تخلیق یوں کیا ہے
دے کر عبادتوں کو عنوان تیری قدرت

اے نورِ کائنات اے مالکِ حیات
تجھ پر مجیدؔ کو ہے یہ مان تیری قدرت

سکونِ قلب و نظر زندگی نے پایا ہے
مکّے سے اپنا سفر زندگی نے پایا ہے

مرے الٰہی تری برکتوں سے ہی بہتر
سفر قیام و حضر زندگی نے پایا ہے

مرے مغیث تری رحمتیں ہی لگتی ہیں
جو سب غموں سے مفر زندگی نے پایا ہے

فضائے حامیٔ حمد و ثنا میں رہتی ہے
جہاں سے نام امر زندگی نے پایا ہے

کرم سے حمد و ثنا فوری دیکھ لیتی ہے
بڑا ہی دیدۂ تر زندگی نے پایا ہے

حیات پیرہن تحمید کے بناتی ہے
یہ کام شام و سحر زندگی نے پایا ہے

کلامِ حمد پہ نازاں ہے چارہ گر میرا
یہی تو برگ و ثمر زندگی نے پایا ہے

مجیدؔ خالقِ کونین کی محبّت ہے
یہ منفعت کا اثر زندگی نے پایا ہے

❀

مرے مولا کی ہستی ہر جگہ ہر آن ہوتی ہے
وابستہ زندگی اُس سے اُسی سے جان ہوتی ہے

سرافگندہ فرشتے ہیں الٰہی تیرے جو آگے
عیاں اُن کی عبادت سے تری پہچان ہوتی ہے

اطاعت میں فرستادہ ہے جو مخلوق اے مولا
اسی کی آن ہوتی ہے اسی کی شان ہوتی ہے

یہ بیت اللہ کی ہیں یا کہ ہیں جنّت کی دیواریں
انہیں جب چومتے ہیں تو کہیں پہچان ہوتی ہے

ترے دیں کی حفاظت کا لیا ذمہ محمدﷺ نے
نبیؐ کی آل ہی اس پر سدا قربان ہوتی ہے

مجیدؔ اب تیری ہی حمد و ثنا ہر روز لکھتا ہے
عیاں اس کی محبّت سے تری ہی شان ہوتی ہے

میرے بس میں نہیں حمد کیسے کہوں
دسترس میں نہیں لفظ کیسے لکھوں

فکر کیا! سوچ میری تو محدود ہے
ایسی لاچارگی کی حدوں میں رہوں

گُلشنِ حمد میں پھول ہیں خوش نما
آرزو ہے کہ میں پھول چُنتا رہوں

میرے احساس پر چھائی تیری ثنا
میں حدوں سے تری کیسے آگے بڑھوں

اے الٰہی مرے مَیں عطا سے تری
تیری حمد و ثنا کا ہی داعی بنوں

تیرے رحم و کرم پہ ہے میری زباں
چار سو حمد تیری الٰہی پڑھوں

ہُوا پاسباں ہے یہ نام تمہارا
تُو روزی رساں ہے الٰہی ہمارا

یہ مغرب بھی تیرے ہیں مشرق بھی تیرے
تری نعمتوں پہ ہے ان کا گزارا

تری شانِ اطہر پہ قربان جائیں
ترا نُور سب کو ملا اُفق آرا

الٰہی زمین و ملک سب ہیں تیرے
یہ دریا سمندر بسے ہیں صحارا

ہر اک شے پہ مالک تری بادشاہی
یہ کوہسار تیرے ترا ہر سیارا

مجید الٰہی ہے ہر روشنی میں
میں دیکھوں یہ چاند یا دیکھوں ستارا

❀

دُنیائے ہست و بُود کا مولا عکاس ہے
محدود میری فکر ہے عقل و قیاس ہے

خوش بختیٔ نصیب ہے جو مسلمان ہیں
پر کلمۂ توحید ہی اس کی اساس ہے

خُلدِ بریں کی کہکشاں یہ حمد و نعت ہیں
اس واسطے یہ خیمہ افلاک راس ہے

اُتری ہیں ہم پہ نعمتیں عرشِ الٰہی سے
ایسی ہی نعمتوں کو دل کرتا شناس ہے

میرے سخن نے اوڑھ لی چادر حیات کی
پھولوں کا پیرہن مجیدؔ اس کا لباس ہے

❀

ماہِ رمضاں میں ہم کو ملیں راحتیں
نہ تکلّف رہا نہ رہیں زحمتیں

رات دن میں بدلتی رہی ہر پہر
خوش نصیبی سے ہم کو ملیں ساعتیں

نُور کی کیفیت میں رہے مرد و زن
سحر و افطار کی ہیں عجب لذّتیں

جونہی صدقے زکواتیں ادا ہو گئیں
پھر مقدر بنی ہیں بڑی عظمتیں

سب غریب و امیر نہال رہے
پھر سہانی لگیں روزے کی نکہتیں

قدر کی رات بھی اس مہینے ملی
ربِّ اطہر کی نازل ہوئیں رحمتیں

جیسے جیسے مجیؔد لکھو گے ثنا
دُور ہوتی رہیں گی سبھی وحشتیں

❀

یہ زمیں پیدا کی آسماں بھی کیا
مرحبا یا خدا شکریہ یا خدا

اس میں انواع و اقسام کی نعمتیں
پیدا تُو نے ہیں کیں مرحبا مرحبا

اُمّتِ مصطفیٰ ﷺ میں جو پیدا کیا
ربِّ اطہر ترا شکریہ شکریہ

انؐ کی زُلفوں کی مہکار ہے رات میں
انؐ کے چہرے کو تُو نے کیا واضّحیٰ

پیدا لاکھوں کروڑوں ہیں انساں کیے
آپؐ کے خادموں کے نہ جیسا ہوا

دیکھنے والے کہتے ہیں یہ بالیقیں
ہے مدینہ ترا دِل رُبا دِل کُشا

ہم پہ احسان ہے تیرا ربِّ جہاں
یہ مجیدؔ اب ہُوا ہے ترا باخدا

❀

اپنے ہر کام کی ابتدا آپ سے
میرے اللہ ہوئی انتہا آپ سے

چین سے زندگی ہوگی میری بسر
مرنا جینا ہُوا باخدا آپ سے

ایسی شانِ کریمی پہ قربان مَیں
ختم ہوگی مری ہر دُعا آپ سے

تیرے محبُوبؐ کی ہوں بیاں مدحتیں
ہوگی منسوب حمد و ثنا آپ سے

ہم کو حاصل اعانت ہے بس آپ کی
زندگی اس کی ہر اک ادا آپ سے

اپنے قلب و نظر کا قرار آپ سے
راحتِ قلب و جاں برملا آپ سے

میری پہچان ہے بس مجید آپ سے
ہوتی ہیں مشکلیں بھی کُشا آپ سے

ہے مرا ایماں ضعیف و ناتواں
پھر بھی ہے رحمٰن میرا مہرباں

ٹُوٹ کر چاہوں اُسے یہ چاہیے
نام کا ہی رہ گیا ہوں مسلماں

جو حقوق لازمی ہیں بشر کے
ان سے آج مَیں ہوا ہوں بدگماں

والدین کے حقوق بُھول کر
بُھولا ہوں مَیں بھی حقوقِ وارثاں

فکر لاحق ہی نہیں ہے حشر کی
چھوڑ کر جانا ہے میں نے یہ جہاں

اس کے جلووں سے مرا دل خالی ہے
بُھول کر انسانیت کی داستاں

تو اگر چاہے تو مکّے آؤں میں
تو نہ ہو راضی تو پھر ایسا کہاں

اپنی رحمت میں الٰہی ڈھانپ لے
ہے تری نظروں میں میرا آشیاں

اے حمید اے مجید سُن دعا
مجھ پہ میری آل پر ہو مہرباں

بندگی رب کی مجؔید کر سکوں
عمل ہوں میرے الٰہی عالی شاں

ہے سامنے نگاہوں کے مولا لکھا ہوا
اک لفظ یہ ہی آج ہے حاجت روا مرا

یا حیٌّ یاقیوم بھی پڑھتا ہوں مَیں اسے
یہ ہی مری نگاہوں میں ہے چشمۂ عطا

صفحات اپنی ہستئ دوراں کے کھولے تو
بابِ کتابِ عشق میں یہ ہی لکھا ملا

منسوب اس سے آج بھی شام و سحر مرے
دیکھوں اسے تو آنکھوں میں اُترے عجب ضیا

ہے بارگاہِ خالقِ دنیا میں اِلتجا
لُوں آخری جو سانس تو ہونٹوں پہ ہو لکھا

اچھا ہُوا مجؔید نے جلدی سمجھ لیا
ہے مغفرت کے واسطے بہتر یہی دُعا

جس روز سبھی روحیں نکلیں گی یہ جسموں سے
ہم سب پہ الٰہی تُو آسان وہ دن کر دے

اندازہ نہیں کرتے اس دن کی اذیّت کا
مومن ہیں نہ متقی مانگا ہے کرم ہم نے

رہنا تو جہنّم میں اعمال کی ضِد سے ہے
ہم خود سے ہیں شرمندہ اعمال کیے کیسے

مِل جائے سدا ہم کو چھٹکارا عذابوں سے
زندہ ہیں مگر مولا رہتے ہیں سدا ڈرتے

دے اتنا امن مولا محبُوبؐ کی اُمّت کو
اظہار تشکّر کے ہم سے تو نہیں ہوتے

شدّت سے جہنّم کی گھبرائیں مجید اب ہم
آزاد مصیبت سے دوزخ کی ہمیں کر دے

آہ و زاری پہ مری رحم و کرم فرما دے
میرے اللہ دعا میری فقط ہے تجھ سے

اپنا محتاج بنا اور کسی کا نہ کر
ماسوا تیرے مرے کام نہیں ہیں بنتے

روک دے مجھ سے الٰہی تُو مرے ظالم کو
ماسوا تیرے الٰہی ہے یہ ممکن کیسے

اپنی قوّت سے مرے مولا حفاظت کرنا
دشمنی کرتے ہیں مجھ سے جو بچا لے اُن سے

اس کے کاموں میں ہی دشمن کو تو اُلجھا دینا
کُند ہو جائیں سبھی اس کے الٰہی حربے

کرنا محفوظ مجھے ان کے بُرے کاموں سے
ربِ اطہر تُو پناہوں میں مجھے بھی لے لے

ہوں نہ بے خوف کہیں تیری سزا سے تجھ سے
بچ نہ پائیں یہ کبھی مولا غضب سے تیرے

❀

مَیں خطا کیش گناہوں سے بھرا بیٹھا ہوں
میرے اللہ کرم ہو کہ ترا بندہ ہوں

چشمِ ویراں میں ترے پیار کی رونق مانگوں
تن بدن اپنا لیے مَیں تو فقط کاسہ ہوں

تو ہی مشغولِ ثنا میری زباں کو کر دے
مَیں اسی آس پہ اے میرے خدا زندہ ہوں

نعمتیں مجھ کو الٰہی تُو عطا کرتا ہے
مَیں تو بس ورطۂ حیرت میں سدا ہوتا ہوں

مشکلوں اور مصائب سے بچانے والے
آج بھی تیری عنایت مَیں طلب کرتا ہوں

ربّ اطہر تُو مجیدؔ کی صدائیں سن لے
سرتاپا بن کے دُعائیں مَیں جھکا ہوتا ہوں

دل اپنی محبّت سے آباد سدا کر دے
ایسے ہی الٰہی تُو دل شاد سدا کر دے

گردن سے ہٹا مولا یہ طوق جہالت کا
پھر غیض و غضب سے بھی آزاد سدا کر دے

یہ تیرے ہی ہاتھوں سے گمنام یہاں ہوں گی
تو حرص و ہوس میری برباد سدا کر دے

توفیق عطا کرنا احسن ہوں سبھی کام
نہ عمل مرا مجھ کو غم زاد سدا کر دے

دے قُرب مجھے مولا اُلفت کی زمیں کا بھی
کردار کو میرے بھی اوتاد سدا کر دے

مجھے بے نیاز کر دے سبھی غیروں سے اے مولا
تُو سرفراز کر دے مجھے مشکلوں نے گھیرا

مرے واسطے الٰہی ذرا کھول دے دریچے
مجھے تیری رحمتوں کا ابھی اوڑھنا ہے سایہ

مری اس زباں کو اپنی ہی توصیف پر لگا لے
میری زندگی پہ تیرے احسانوں کا ہے پہرہ

مجھے خستہ کرنے والی مجھے تنہا کرنے والی
سدا سب کلفتوں سے مجھے دور مولا رکھنا

میری کالی راتوں کے تُو سبھی چاک کر کے دامن
مجھے دن کی روشنی سے یونہی مستفید کرنا

محبّت تیری کے برعکس باتیں ہوں اگر مولا
تو میرے دیدۂ دل کو الٰہی کر دے نابینا

گناہ کوئی اعضا میں سرایت کر ہی نہ پائے
نگاہوں کے اشاروں میں ثنا تیری رہے زندہ

مرے دل کے خیالوں میں زباں کے سارے کاموں میں
وہ منظر دے مجھے مولا ہو جس سے تیرا ہی چرچا

ثواب کا خیال بھی تفکّر میں سمایا ہے
مرے اعمال کے نامے پہ لکھا ہو صلہ میرا

جو فکر و احتیاج سے ہے خالی بھر مرا دامن
مرے مالک سوا تیرے کسی سے بھی نہیں ہوگا

گناہوں نے مجیدؔ کی رِدا کی ہے عجب کالی
خدائے لم یزل تُو ڈال دینا حشر میں پردا

اپنے دامن تو بُرائی سے بھرے ہیں مولا
اور اعمال بھی عیبوں سے اٹے ہیں مولا

ان کو آفات سے بلیّات سے خالی کر دے
میرے دامن میں جو خطرات سجے ہیں مولا

ہم کو بدعت نے برائی نے یہاں گھیرا ہے
لذّتِ دہر کی آتش میں جلے ہیں مولا

میری نسلوں کو سدا یاد تری ہی آئے
خواہ مخواہ عبث یہ کاموں میں پڑے ہیں مولا

چارہ جوئی کے لیے تجھ سے سوا کیا ڈھونڈوں
میری کیا سانسِ عبد تجھ سے پرے ہے مولا

دردمندوں کو مصیبت میں سہارا دے دے
تیرے دربار میں سر لاکھ جُھکے ہیں مولا

مانگتا ہے یہ مجؔید اب تو کرم ہو جائے
جن پہ احسان کیا جاں سے لڑے ہیں مولا

تیرے کرم کی ہوتی ہے برسات اے خدا
جونہی طلب کی کرتا ہوں مَیں بات اے خدا

غلبہ کہیں نہ نیند کا نہ اونگھ ہے تجھے
ہوتے ہو آپ جاگتے دن رات اے خدا

مصروف کر دیا مجھے حمد و ثنا لکھوں
لائق نہیں تھی میری تو اوقات اے خدا

مجھ سے حریمِ پاک میں سجدے کرا دیے
تجھ سے ہی پائی شوق کی خیرات اے خدا

عجز و نیاز و شوق سے دیکھا تھا گھر ترا
آ جائیں زندگی میں پھر لمحات اے خدا

بارِ دگر بلا مجھے حرمِ کریم میں
تُو جانتا ہے آج بھی جذبات اے خدا

تیری امان میں رہے اولاد بھی مری
ہوں دُور ان سے ظلم کے خطرات اے خدا

تیرے نبیؐ کے روضے پہ جائیں یہ دم بہ دم
جی بھر کے دیکھیں نُور کے ذرّات اے خدا

حسرت ترے مجیدؔ کے ہے دل میں جو بسی
نسبت سے اس کی ہو عطا خیرات اے خدا

❀

رات کا پچھلا پہر میں ہوں مرا مولا ہے
مَیں دعا کرتا ہوں وہ میری دُعا سُنتا ہے

میرے ہر لفظ کو منظور کیا ہے تُو نے
اُس کی مخلوق پہ رحمت کی دعا مانگی ہے

مجھ پہ آسائش و آرام کے در کھولے ہیں
اُس نے قوّت سے ہراک غم کو مرے توڑا ہے

اپنے احسان سے وہ لطف بڑھائے میرے
مَیں جو مجبُور ہُوا اُس کی طرف دیکھا ہے

مجھ کو کرتا ہے اسی کام پہ مائل مولا
جو مرے واسطے بھی اس نے بھلا سوچا ہے

جس جگہ میرے لیے اس نے بھلائی رکھی
میری سوچوں کو الٰہی نے اُدھر موڑا ہے

اتنے احساں ہیں الٰہی کہ مجیؔد سب پر
اس نے ہی شرک سے بدعت سے مُجھے روکا ہے

❁

اے جہانوں کے پالنے والے
غم زمانوں کے ٹالنے والے

بخش دے آج میرے آباء کو
ساری دنیا سنبھالنے والے

میرے بچّوں کو دے سکوں مولا
چین دامن میں ڈالنے والے

عقل بھی تو ہی کر عطا اُن کو
قِسمتوں کو اُجالنے والے

تُو بُرائی سے روک لے ان کو
گمرہی سے نکالنے والے

کوئی دُکھ ان سے مجھ کو نہ دینا
اے مصیبت کو ٹالنے والے

ہر بلا اُن سے دُور ہو جائے
غم کو خوشیوں میں ڈھالنے والے

❀

آنکھو میں نُورِ محمد ﷺ کو بسانے والے
میرے اللہ مرے بھاگ جگانے والے

نعمتیں تُو نے تواتر سے عطا کیں مجھ کو
اپنے احساں کو مکدّر نہ بنانے والے

لذّتِ توبہ عطا کی ہے مجھے اے مالک
میرے سب کام و دہن شِیریں بنانے والے

میرے اللہ لیا حلم سے کام تُو نے
اپنے افضال سدا مجھ کو دکھانے والے

تیری رحمت سے بہت دُور ہیں دشمن میرے
راہوں سے نقشِ قدم ان کے مٹانے والے

تو مجیدؔ اپنے کو انعام عطا کرتا ہے
حُسنِ تقویٰ کو مرے منہ پہ سجانے والے

سرکشی اور تکبّر سے بچانا مجھ کو
خالقِ کون و مکاں عجز سکھانا مجھ کو

دست بردار رہوں ظلم کے کالے ڈھب سے
راہ توبہ کی مکمّل بھی دکھانا مجھ کو

میں ہراساں ہوں گناہوں کے قبیح رستوں سے
ایسے رستوں سے بہت دُور بٹھانا مجھ کو

عفو درگزر کی ہر صفت نمایاں تیری
عفو درگزر کے سائے میں بٹھانا مجھ کو

تیری مخلوق سے ہوں مجھ کو فوائد حاصل
چھوڑ جائے جو یہی دہر ستانا مجھ کو

نفس نیکی کی طرف میرا رہے یوں مائل
نیکیاں کرنے کا ہر راز سکھانا مجھ کو

نفسِ امّارہ کی چال بڑی گہری ہے
دے دے انوارِ مدینہ میں ٹھکانا مجھ کو

مجھ کو راحت کے دریچے سے ہوا آنے دے
اپنی نظروں سے الٰہی نہ گرانا مجھ کو

❁

ہلاکت آفریں رستوں سے ہم کو تُو بچا مولا
بے ہُودہ باتوں کے نشتر زباں سے بھی ہٹا مولا

تُو قدرت سے مری مولا خرابی دُور فرما دے
کبھی نہ آئے رستے میں رہے مجھ سے جدا مولا

ترے رستے سے شیطاں نے ہٹانے کی سعی کی ہے
اُمیدیں ساری شیطاں کی جہنّم میں گرا مولا

تصوّر بھی کبھی دُوئی کا آئے نہ گماں اندر
تُو یکتا تھا تُو یکتا ہے تُو یکتا ہی رہا مولا

چمن میرے سے روٹھی ہیں بہاریں پھر سے آ جائیں
بہاروں کو مرے آنگن کا رستہ پھر دکھا مولا

مجھے اپنے تصوّر کی عطا کر آگہی یارب
مجیؔد اپنے بھی ہونٹوں پر سجائے یہ صدا مولا

❁

پاکیزہ روزی کا سرو سامان کیجیے
رزقِ حلال دیجئے احسان کیجیے

مولا کریم دیجئے وسعت نصیب کو
توقیر دے کے بشر کو ذیشان کیجیے

یاربّ قریبِ مرگ کو کلمہ نصیب ہو
محشر کے روز حالتِ ایمان کیجیے

مولا ترے حضوؐر مَیں کرتا ہوں التجا
بکھرا ہوا میں بَشر ہوں انسان کیجیے

لگتی ہیں پیاری علم کی تابانیاں مگر
عقل و خرد کو علم سے ہم جان کیجیے

تیرا مجیؔد دونوں سے بیزار ہو گیا
اب تو غرور و حسد سے انجان کیجیے

مالک ندائے قلب ہے یہ کام کیجیے
مرنے کے وقت دین پہ انجام کیجیے

پرہیزگاری کی بھی وہ سج دھج عطا کریں
پروردگار سخن کو بھی عام کیجیے

تبدیل کر کے دشمنی دشمن کی پیار میں
حاسد کی سرکشی کو بھی بدنام کیجیے

ہاتھوں سے میرے لوگوں کو مل جائے فیض تو
جاری یہ فیض صبح سے تا شام کیجیے

معیوب میری خصلتیں میرے الٰہی ہیں
مجھ پر کرم بھی صاحبِ اکرام کیجیے

درماندہ ہوں الٰہی تُو اب دے کے آسرا
رحم و کرم مجیدؔ پہ بھی عام کیجیے

رحم و کرم کی بارشیں ہم پر ہُوا کریں
رنج و الم کی ساعتیں مولا رکا کریں

سرمایۂ اُمید بھی اس سے سوا نہیں
مولا جی اپنے فضل سے ہر غم جدا کریں

مُجھ کو سکون خوف سے دیتے ہو مرحبا
اللہ تو ہی اہل ہے تجھ سے ڈرا کریں

میری کثیر حاجتیں بر لانے والے سُن
میری مرادیں منتیں تجھ سے نِدا کریں

گھیرا ہے پھر سے دہر کے انجانے خوف نے
میرے کریم مشکلیں میری کُشا کریں

تیری عطائے انتہا ہوگی نہ کم کبھی
تجھ سے سوال آج جو بے انتہا کریں

دنیائے ہست و بود بھی تجھ پہ نثار ہے
کیسے مجیدؔ آپؐ کو خود سے جدا کریں

ہوتی ہے ہمرکاب یہ مظلوم کے سدا
نُصرت تری مرے خدا عالم کے دِلرُبا

دشمن کی بدسلوکی سے محفوظ کرتے ہو
رکھتے ہو دشمنوں کے بھی ہر کام سے جدا

پڑھ لیتا ہوں درُود مَیں آئیں جو مشکلیں
ہوتی ہے مستجاب پھر جو مانگ لوں دعا

اے بے کسوں کے داد رس امداد کیجیے
کرتی ہے یاد آپؐ کو مخلوق بے نوا

تو دستگیر مفلس و محتاج ہر بشر
مجھ کو نہ تنہا چھوڑیے کر دیجیے بھلا

پروردگار رحم ہو اپنے مجیدؔ پر
اس کے گلے میں طوق ہے کیوں ننگ و عار کا

رحم و کرم سے عفو سے گر واسطہ نہیں
ملتا کبھی نصیب بھی تو ریختہ نہیں

مولا کریم دل مرا تو ساختہ نہیں
تیرے لیے بہشت کا پھر راستہ نہیں

پاتا ہے بس فلاح وہ دنیا و دین میں
جو بھی رموزِ شرک سے آراستہ نہیں

اپنے حظ و نصیب سے غافل رہا ہوں مَیں
گرچہ حواس آج بھی تو باختہ نہیں

اپنی صلاحِ نفس بھی نہ کر سکا کبھی
میرے خدا نصیب تو آموختہ نہیں

آتی ہیں آزمائشیں دکھ درد بھی کبھی
رکھا مجیدؔ تو نے دل کیوں داشتہ نہیں

کوئی بھی ظلم نہ کر پائے تُو ہی قادر ہے
مجھ پہ رحمت کی گھٹا چھائے تُو ہی قادر ہے

تیری جانب ہے مری فارغ بالی مولا
کوئی محتاج نہ کر پائے تُو ہی قادر ہے

میری خوشحالی ترے ذکر پہ مرکوز رہے
میرے بچوں پہ نظر آئے تُو ہی قادر ہے

مجھ کو احساسِ ندامت ہے مرا جاتا ہوں
رنگِ عصیاں بھی چلا جائے تُو ہی قادر ہے

میں ہوں مشتاق الٰہی تُو سہارا دے دے
جب بھی محشر میں فقیر آئے تُو ہی قادر ہے

ہوں گنہگار گناہوں سے بچا لے مولا
دل مجید اپنا تو گھبرائے تُو ہی قادر ہے

مجھ کو بھی خاکِ مذلّت سے اُٹھا دے مولا
ہر مصیبت سے اذیّت سے بچا دے مولا

زندگی جیسی بھی گزری ہے ہوئی لاحاصل
اس کو راحت کے باغیچوں میں بٹھا دے مولا

رحم کرتے ہیں مرے حال پہ کرنے والے
رحم کرنے کی ادا اور بڑھا دے مولا

دل سے بھی حرص و حسد اور خوشامد لے لے
بت مرے دل سے کدُورت کے گرا دے مولا

بدگمانی بھی مرے دل میں جگہ نہ پائے
دل میں تُو یاد ہی بس اپنی بسا دے مولا

مجھ سے دشنام طرازی کا ہٹا دے سایہ
اور دنیا میں محبّت ہی بنا دے مولا

اپنی تمجید و بزرگی پہ زباں میری کو
ذکرِ انوارِ الٰہی پہ لگا دے مولا

مرا سرمایہ اُمید ہے مولا کرم تیرا
مرے اللہ تُو حاجت روا میرا کرم تیرا

میں تیرے آئین و دیں پر رہوں چلتا خدا میرے
مرے دل میں بھی تقویٰ کا ہُوا القا کرم تیرا

مری تو داد ہے فریاد ہے تم سے ہی وابستہ
مری سوچوں خیالوں میں ہے تو رہتا کرم تیرا

عطا ہو کامیابی کا مجھے پروانہ محشر میں
جہنّم سے خلاصی کا سنوں مژدہ کرم تیرا

ترا اسمِ مبارک ذاتِ تسکیں ہے مرے مالک
جو ہوں غمگیں کرتا ہے بھلا میرا کرم تیرا

میانہ رو رہوں گفتار میں کردار میں ہر دم
مجیدؔ پر مرے مالک رہے ایسا کرم تیرا

تری تہدید سے میں سرزنش سے آج غافل ہوں
ترا جو راز نہ پایا مرے مالک میں جاہل ہوں

مری تقویم احسن جو بنائی ہے مرے مولا
چلی آئی ہے آدمؑ سے وہی تصویرِ کامل ہوں

تُو نافرمانیوں سے آج میری باز رکھ مجھ کو
مرے مالک گناہوں سے بھرا مَیں ایک ساحل ہوں

میں سُست گام ہوں تیری اطاعت سے گریزاں ہوں
بچا مجھ کو مرے اللہ مَیں عصیاں کا حاصل ہوں

گناہوں نے تو میری پُشت کو بوجھل بنایا ہے
جہاں والے سمجھتے ہیں مجید میں تو عاقل ہوں

عطا کر دے جہنّم سے خلاصی اے مرے مولا
ہے سر بسجود ہو کر یہ دعا کی اے مرے مولا

میں ہوں غمگین پر منسوب ہے تجھ سے مری تسکیں
سکونِ قلب دے مجھ کو ہو ابدی اے مرے مولا

بڑے بدکار لوگوں کو تُو سیدھی رہ پہ لایا ہے
برائیاں دور کر میری تو ساری اے مرے مولا

مری قسمت پہ وحشت نے عجب ڈیرے لگائے ہیں
تخیّل کو عطا کر پاک بازی اے مرے مولا

الٰہی آبرو رکھنا ہے مشکل میں عبا میری
تمنّا میری دیتی ہے دُہائی اے مرے مولا

ترے رحم و کرم پر ہے مری قسمت مری دُنیا
مجؔید نے بھی راحت تم سے مانگی اے مرے مولا

نزولِ ہر بلا سے پہلے تُو مولا حفاظت دے
برائی کرنے سے پہلے ہی مجھے مولا ہدایت دے

میں تیرے دینِ اطہر پہ مروں یا پھر رہوں زندہ
بھٹکنے سے بچا لینا نہیں مقصد اذیّت دے

میں گمراہی کی تاریکی میں ڈھونڈوں منزلیں اپنی
مرے مالک مرے دل کو ذرا غیرت حمیّت دے

مجھے خوشیاں عطا کر دے کہیں پہلے کہ میں مانگوں
تبسّم ہو مرے چہرے پہ تُو ایسی کیفیّت دے

مجھے لوگوں کے نازیبا تکلّم سے بچا مولا
مری سوچوں میں اے مالک بڑی ہی تو محبّت دے

قیامت والے دن مولا مجؔید کو سکوں دینا
نگارِ نعت ہے اس کو بھی جنّت میں حیثیت دے

❀

گنہہ میرے سبھی مستُور کر دے
مرے اللہ اب مسرُور کر دے

مری یہ زندگی دشوار نہ ہو
کہا میں نے ہے کب رنجُور کر دے

مری ہو پرورش نعمت سے تیری
مری آنکھوں کو بھی مخمُور کر دے

تباہی سے بچا میرا مقدّر
نہیں کچھ بھی عجب منظور کر دے

چلے آئیں گے میرے میری جانب
مری افلاس تُو جب دُور کر دے

مرے بچوں کو روزی دینے والے
عطا کی ہے تو اب بھرپور کر دے

میں خائف ہوں زمیں پر آج جس سے
کہیں نہ یہ سبب مجبُور کر دے

غنا کے ساتھ میری آبرو ہو
مجیدؔ زندگی مقدور کر دے

تنگ دستی سے تو بچا لینا، میرے اللہ ہے دعا میری
کوئی سنتا نہیں زمانے میں، تُو ہی سنتا ہے بس صدا میری

مدّتِ زندگی ہو پوری تو عفوو درگزر ساتھ ہی رکھنا
تیری امداد کے بغیر تو ساری سود و زیاں فنا میری

تیری ہر اک عطا پہ راضی ہوں تو اگر روک لے تری مرضی
ہے پہنچ میری تیرے در تک ہی اس میں زندہ رہے قبا میری

کسی بدکار اور کافر کا میرے مولا کبھی نہ احساں ہو
اور مخلوق کے حوالے بھی میرے مالک نہ ہو رِدا میری

توشۂ آخرت مرے خالق رہے پرہیزگاری میں پنہاں
تو بِلاواسطہ ہر حاجت میرے اللہ کر روا میری

میری آواز تیرا عطیہ ہے اس کو شانِ کئی عطا کرنا
تیری حمد و ثنا بیاں کر دے نہیں قابل رہی خدا میری

میری چاہت کو میری رغبت کو اپنی رحمت سے کر لے وابستہ
میں ہوں عبدالمجید عاصی ہوں بھول جا آج ہر خطا میری

دُعا

میرے ماں باپ کو مخصوص جزا دے مولا
اپنے نزدیک کراماتِ عطا دے مولا

تیری رحمت سے نصیب ان کے فروزاں ٹھہرے
ان سے وابستہ ہیں گر عِصیاں چھپا دے مولا

ان کے صدقے میں عطا کر دے بصیرت علمی
پست آواز مری ان پہ بنا دے مولا

ان کی ہر بات کو ہر بات پہ افضل جانوں
ان کی خواہش پہ ہر اک میری گھٹا دے مولا

اپنی خوشیوں میں صدا ان کو مقدّم رکھوں
رنج و غم ان کے مقدّر سے ہٹا دے مولا

تیرے بندے نے محبّت سے دعا مانگی ہے
میرے ماں باپ کی قسمت تو جگا دے مولا

دُعا

ہم کو طوفاں نے گھیرا اے الٰہی ہمارے
ناؤ منجدھار میں ہے اب لگا دے کنارے

سانس ٹوٹی ہوئی آس سہمی ہوئی
میرے مالک سبھی پر تُو ہی رحمت اُتارے

تیرے محبُوبؐ کے ہم اُمتی ہیں الٰہی
اب مدد کر ہماری ساری اُمّت پکارے

ہوں گے شاداں غریب دشمنوں کے فریب
اور سارے تکبّر ان کے منہ پر جو مارے

دشمنوں کے گلے میں طوقِ ذلّت ہے پنہاں
ان کی بہکی صدا سے تُو بچا میرے پیارے

دے سکوں نامِ تیرا ہر بشر ہر شجر کو
تجھ سے مولا مجیدؔ مانگے وارے نیارے

مرے اللہ میں صدقے مری جند جان مَیں واری
کرم تیرے ہوئے اتنے ملی پہچان مَیں واری

گناہوں سے سجے اعمال کی چادر تنی سر پر
مرے مالک تُو بخشے گا مجھے ہے مان مَیں واری

عطا کر نور ایسا جس کے پرتو سے رہے روشن
مری اُمید کی منزل مرے ارمان مَیں واری

تحفّظ کے مجھے پہنا دے کپڑے اے مرے مولا
نہ دے پائیں مجُھے نقصان یہ انسان مَیں واری

مجھے تاریکیوں میں بھی ہدایت تُو عطا کرنا
نہ ہوں تیری محبّت سے کبھی انجان مَیں واری

الٰہی دین کی دولت عطا ہو میرے بچوں کو
حسین وحسن بھی خوش ہوں رہے افنان مَیں واری

الٰہی حمد پہ مامور کر دے
تُو میری سوچ کو پُرنور کر دے

مری ہو پرورش نعمت پہ تیری
خدایا نعمتیں ماجُور کر دے

میں چاہوں ہر گھڑی تیری رضا تو
مری محرومیاں مستُور کر دے

تو کر مسدُود سب دشمن کی چالیں
مجھے دشمن پہ بھی مقدور کر دے

مری یہ زندگی دشوار نہ ہو
الٰہی اب اسے مسرُور کر دے

نحیف وناتواں ہوں میرے مالک
غموں کو میری جاں سے دُور کر دے

مصیبت کوئی بھی نہ سر اُٹھائے
مری روشن ہر اک دیجُور کر دے

ربّ کریم آپ ہیں مقصودِ زندگی
وابستہ غم ہیں آپ سے وابستہ ہر خوشی

عمروں میں میرے بیٹوں کی ہو طُولِ خِضر بھی
تنگ دستی میری آل کے پہلو میں نہ بسے

اخلاق میرے بیٹوں کے عالی نصیب ہوں
ایمان اور جسم میں ہو ان کے پختگی

حفظ و امان میں تری بچے رہیں سدا
رزقِ حلال میں رہے آسودگی بڑی

ہوں نیکوکار لوگ بھی ان کی مثال دیں
پرہیزگاری حق روی زینت ہو بچوں کی

ان کے مجید سینوں میں حُبِ رسولؐ ہو
کرتے رہیں یہ آقاؐ کی ہر لحظہ پیروی

دل نے بھی رومیؒ و جامیؒ سی ادا مانگی ہے
اپنے گلشن کے لیے بادِ صبا مانگی ہے

میرے اللہ رگِ جاں میں ہے جلوت تیری
میں نے آنکھوں کے لیے تجھ سے حیا مانگی ہے

مجھ کو رُسوائی محشر سے ڈرا رکھا ہے
اپنے اعمال پہ پردے کی دعا مانگی ہے

بیٹیاں ترسیں نہ آنچل کا سہارا دے دے
اپنی بہنوں کے لیے تم سے رِدا مانگی ہے

مجھ کو حرمینِ مقدّس کی طرف جانا ہے
چاند سورج کی ستاروں کی قبا مانگی ہے

روشنی پھول شفق نے ہے سجائی دُنیا
تیرے بندوں سے مجید ایسی وفا مانگی ہے

مانگا نہیں ہے غیروں سے اپنوں سے بھی نہیں
رزقِ حلال ہے دیا اللہ نے حسیں

ایسی مثال ہستیٔ دوراں میں ہے کہاں
ربِّ کریم سی عطا ملتی نہیں کہیں

بے چارگی و بے بسی میں جب پُکار لُوں
پھر رحمتِ الٰہی بھی آ جاتی ہے وہیں

میرے تو جسم و جان کا ہے خیر خواہ وہ
ہوتی ہے اس کے نور سے روشن مری جبیں

بازو ہوئے قوی مرے میری اولاد سے
مولا کی ان عطاؤں پر دنیا کرے یقیں

اُس کے کرم مجیدؔ پر ہیں بے شمار جو
یہ جسم و جان غیر کے ہوتے نہیں کہیں

مانگوں الٰہی آپ سے میں نامِ زندگی
پھر آپ ہی کے نام پر انجامِ زندگی

ان کے وسیلے سے مری حاجت روائی ہو
میرے عیّال کو عطا کر بامِ زندگی

سرکش نہ ہوں خطاؤں پر بھی ناز نہ کریں
ان سے سدا ہی دُور ہوں ابہامِ زندگی

میرے مقام پر مرے بچوں کو لا خدا
ان کے قریب آئیں نہ آلامِ زندگی

تادیب و تربیّت کروں ان کی حَسین تر
یہ پائیں تیرے نام میں آرامِ زندگی

عبدالمجیدؔ واسطے یہ خیر ہی رہیں
برکت کے ساتھ پی سکوں میں جامِ زندگی

تیری رحمت میں ہے خوش بختی سہارا دینا
ظلمتوں میں ہے خدا ہستی سہارا دینا

جُرمِ عصیاں نے مرے دل کو کیا ہے کالا
وہ نہیں دل کی رہی مستی سہارا دینا

پانیوں نے تو کناروں سے بغاوت کی
ڈُوب جائے نہ خدا کشتی سہارا دینا

پربتوں میں بھی ہے رعنائی تری عظمت کی
مولا ہو قلب کی یوں بستی سہارا دینا

مجھ کو ادراک نہیں کیا مَیں دعا میں مانگوں
دُور تقدیر سے ہو پستی سہارا دینا

ہے پریشان مجیدؔ اب تو ترس کھا مولا
غم سے اب اس کی نہیں بنتی سہارا دینا

میں تخلیقِ ربّی میں لایا گیا ہوں
بہت خوبصورت بنایا گیا ہوں

رحیمِ جہاں سے ہوئی جب سے اُلفت
بہت آزمایا ستایا گیا ہوں

پناہوں میں رب کی میں آیا ہوں جب سے
بڑا نفرتوں سے بچایا گیا ہوں

یہ مُشکل کشائی تو رحمٰن نے کی تھی
اُسی کی قسم میں رُلایا گیا ہوں

بڑا ناز کرتی ہے جنّت بھی جن پر
میں ایسی رُتوں میں بسایا گیا ہوں

مجھے تھا گناہوں سے رب نے بچانا
میں چوکھٹ پہ کعبے کی لایا گیا ہوں

یہ دوزخ الٰہی کی شہکار ہوگی
مگر میں تو اس سے ڈرایا گیا ہوں

بڑی عاجزی سے ہے رہتا مجیدؔ
مری جاں میں ایسا بتایا گیا ہوں

کوئی مانند نہیں تیرے تُو اعلیٰ تر ہے
ہاں نظیروں سے مثالوں سے بھی بالا تر ہے

میرے اللہ تری شانِ کریمی دیکھی
اسمِ اعظم سے جہانوں میں اُجالا تر ہے

کُند کر دیتا ہے سب حربے مرے دشمن کے
تیرا ہر حربہ مری جان نرالا تر ہے

کر دے بے دست جہاں بھر کے یہ کافر مولا
دہرِ ظلمت میں ترا یہ بھی حوالہ تر ہے

جو بصیرت میں نہیں آتے مجھے سمجھا دے
مشکلوں سے بھی بچا غم کا ہمالہ تر ہے

درگزر کر کے مرے عیب چھپانا مولا
اے مجید اپنے گناہوں کا دو شالہ تر ہے

تیرے آگے ہی مری خاک پہ پیشانی ہے
میں نے ہر حال میں بس تیری رضا مانی ہے

قابلِ پُوجا تو دنیا میں فقط ہے تُو ہی
میرے اللہ سوا تیرے جہاں فانی ہے

مسلمانوں کو تُو کفّار پہ غالب کر دے
یہ ادا دین و رسالت کو ہی راس آنی ہے

جو بھی مُشرک ہے اسے خود سے لڑا دے مولا
میرے اللہ تری سب پہ مہربانی ہے

ان کے جسموں سے توانائی بھی خالی کر دے
ان کے ہاتھوں سے ترا امن بیابانی ہے

وہ اندیشے جو لیے جاتے ہیں گمراہی میں
دُور کر ان کو مجید ان سے پشیمانی ہے

چوکھٹِ کعبہ پہ میں نے دہائی دی تھی
میرے اشکوں نے مرے غم کی گواہی دی تھی

تیرے عیبوں نے تجھے اوج سے نیچے پھینکا
مُجھ کو آواز لبِ بام سنائی دی تھی

حمد لکھنے کا ارادہ جو کِیا تھا میں نے
مجھ کو اشعار کی مولا نے خدائی دی تھی

رشک آیا تھا مقدّر کو مری آنکھوں پر
حرمِ کعبہ کی جھلک جونہی دکھائی دی تھی

میں نے میزابِ مقدس کو جو دیکھا دل سے
میرے اللہ نے ہر غم سے رہائی دی تھی

سوچتا ہوں میں مجیدؔ ان کی محبت اس سے
جس نے کعبے سے پیغمبرؐ کو جدائی دی تھی

اللہ بے حیائی کی یلغار روکیے
لٹکی ہے سر پہ شِرک کی تلوار روکیے

اُمت رسولؐ پاک کی یک جاں نہیں کہیں
کرتے ہیں بے وفائی کا اظہار روکیے

بندوں نے تیرے بندوں پہ کی ہے زمین تنگ
مولا کریم ظلم کا یہ وار روکیے

بُغض و ریا کے دیوتا رقصاں ہیں جسم میں
ہو جائیں نہ زمانے میں ہم خوار روکیے

تیری پناہ خاص میں دیتا ہوں اے خدا
محفوظ ہوں گی بیٹیاں بدکار روکیے

مولا کریم آپ کی رحمت پہ زندہ ہے
مخلوق سے الٰہی نہ اتوار روکیے

پختہ یقین کر عطا زحمت بھی دُور کر
یہ جستجو و طلب کے انبار روکیے

پیدا مجید قلب میں بھی اطمینان ہو
اعمال اچّھے کیجیے آزار روکیے

ہے یہ اکرام ہم پہ خدا کا زندگی مصطفیٰؐ سے جُڑی ہے
ہیں یہ ساری عطائیں الٰہی بندگی مصطفیٰؐ سے ملی ہے

قرض سے بھی نجات ملے گی رات اب ہر سکوں میں کٹے گی
مال و زر کی فراوانی بے شک مالکِ ہر جہاں سے ہوئی ہے

رب نے زائد مصرّف سے روکا ہر ذرائع تصرّف سے ٹوکا
جتنے بھی ہیں حلال طریقے روزی ان سے ہی مجھ کو ملی ہے

تمکنت بھی غرور کی پیدا ہونے دیتا نہیں میرا مولا
ظلم کی راہوں سے بھی بچا کر کرم کی انتہا کر رکھی ہے

زادِ راہِ بہشت بنے گی مال و زر اور جو دولت ملی ہے
مجھ کو درویشوں کی ہم نشینی میرے مولا نے سونپی ہوئی ہے

حمد میں جو حروف سجے ہیں، بارگاہِ اللہ سے ملے ہیں
اجر ہے میری ماں کی دعا کا ربِّ اطہر کی توصیف کی ہے

ہاتھ ہیں جو گناہوں کے پھیلے ربِّ اطہر بچا لے بچا لے
میرے گھر کو بچا میرے مولا التجا میری تجھ سے یہی ہے

مجھ کو طغیان سے سرکشی سے روک رکھا ہے ربّ العلیٰ نے
خیر کے کاموں میں ہی مجید جو عطا کی ہے دولت لگی ہے

ہر لمحہ ترا نام ہوا وردِ زباں ہے
یہ تیری عطا ہی ہے مرا کام کہاں ہے

اُمیدوں کا مرکز ہے یہی نام بھی پیارا
منزل ہے محبّت کی محبّت کا جہاں ہے

ہے بیم و حراس کی یہی منزلِ آخر
یہ نامِ مقدّس ہی تو ہر دل کا مکاں ہے

اغراض و مقاصد ہیں جو وابستہ اس سے
اس نام سے کٹ جائیں تو بس آہ و فغاں ہے

اس کی ہی اطاعت میں بھلا سارے جہاں کا
اس نام کے آگے ہی نگوں سارا زماں ہے

کرتا ہے بصیرت کو قوی اسمِ الٰہی
اس سے ہی مجیدؔ اپنی محبت بھی عیاں ہے

ثنا خوانِ الٰہی ہوں اہم ہوں
نہ دیدہ نم ہوں نہ ہی بحرِ غم ہوں

مرے مولا کی مجھ پر ہے عنایت
میں نعتیں جو بھی لکھتا ہوں پیہم ہوں

سلیقۂ نفاست رب نے بخشا
جو منڈیروں پہ لہراتا علَم ہوں

سخن میرا نہیں اس کا سخن ہے
میں خُلدِ عجز ہوں میں بھی اِرم ہوں

جہانگیری کی بھی نیّت نہیں ہے
میں زیرِ سایۂ شاہِؐ اُمم ہوں

مرے اللہ کا مجھ پر کرم ہے
مجیؔد اسمِ محبّت کا بھرم ہوں

حاضر و ناظر ہے خالق ہر جگہ ہے
مشکلوں میں اُس نے سنبھالا دیا ہے

ہر گھڑی ہر وقت ہے وہ ہر جگہ ہے
رات دن وہ شام میں جلوہ نما ہے

ڈھونڈ لیتا ہوں اُسے ہر شاخ میں بھی
گھونسلوں میں بھی ملی اس کی ضیا ہے

اس سے رونق ہے جہانِ ہنر میں بھی
ڈھونڈنے والو وہی تو جابجا ہے

ہر طرف ہے جلوہ گر تو ذات اُس کی
دشتِ غربت میں وہی تو آسرا ہے

رنگتیں دیتا ہے سب کو وہ مجیؔد
تجھ کو بھی رنگِ سخن اس سے ملا ہے

مشکلوں میں پکارو اُسے جس سے ہم کو سہارا ملے
وہ ہے اللہ مشکل کشا زیب دیتا ہے رُتبہ اُسے

اسم اعظم ہو وردِ زباں گھوم لو چاہے سارا جہاں
لب کُشائی ضروری نہیں، زیرِ لب وِرد ہوتا رہے

سخن کے ہر حرف میں مرے، قلب میں ہر گھڑی وہ رہے
محو ہو نہ کبھی یاد سے میری مژگاں کی دھڑکن بنے

آزمائش کی ہو جب گھڑی یا ہو حالات کی نغمگی
تیرگی میں ہو اُس کی طلب روشنی میں کرم وہ کرے

شادمانی ہو یا رنج و غم ربِّ اطہر کا مانگو کرم
وہ ہے رحمٰن اس کی رضا لے کے آتی ہے یہ سلسلے

آزمائش اگر آ گئی حکمِ ربّی سے ٹل جائے گی
آزمائش پہ ہے یہ دعا آنے سے پہلے ہی وہ ٹلے

ہوں گنہگار میں اللہ سے اب کیا مانگوں
ماسوا آپؐ کے مَیں کس کا وسیلہ مانگوں

میں نے ہاتھوں سے تو باتوں سے کیے ظلم اتنے
کیسے ہونٹوں سے تو ہاتھوں سے میں اچھا مانگوں

اپنی نظروں سے حیا اُڑتی سدا دیکھی ہے
کون سی آنکھ سے اللہ کا جلوہ مانگوں

پاؤں سے چل کے بھی دی جھوٹی گواہی میں نے
کیسے مکّے کا یا طیبہ کا میں رستہ مانگوں

میرے اللہ ترے پیارے نبیؐ کے صدقے
اپنے تن من کو میں اس رُوح کو اُجلا مانگوں

چونکہ منسوب مجیدؔ آپ کے محبُوبؐ سے ہے
میں تو بس انہی سے بخشش کا وسیلہ مانگوں

چھوٹے بڑے گناہوں سے توبہ ہے مولا جی
معصیتوں سے آپ نے روکا ہے مولا جی

توبہ کی ہے لغزشوں سے آپ کا کرم
سوچوں کو بھی بُرائی سے موڑا ہے مولا جی

جو آپ کو پسند ہی ہرگز نہیں ہوا
پھر آپ جو بھی چاہیں تو ہوتا ہے مولا جی

یکسر ہی چھوڑ ڈالوں گا میں کام سب بُرے
رُخ آپ ہی کے حکم نے موڑا ہے مولا جی

کردار میرا جو بھی ہے معلوم آپ کو
اس کو مزید دل رُبا ہونا ہے مولا جی

کیسے ترے مجیدؔ کے چھوٹیں گے عیب سب
یہ آپ ہی سے آسرا مانگا ہے مولا جی

ہر روز ابتلاؤں کا ہے سامنا مجھے
مولا ملے گا آپ کا کب آسرا مجھے

کر دیں مجھے ہلاک نہ میرے گناہ یہ
چھوٹے بڑے گناہوں سے تُو ہی بچا مجھے

تیری رضا سے ہوسکوں اک روز سُرخرُو
رستے پہ مولا آج ہی اپنے لگا مجھے

محشر کے روز قبر سے جو تُو اُٹھائے گا
آئے گی تیری خُلد سے ٹھنڈی ہوا مجھے

بربادیوں کی داستاں ہے داستاں بُری
میرے خدا نہ داستاں ایسی بنا مجھے

میری مجید روز و شب ہے آرزو یہی
میرے الٰہی بخش دے تیری رضا مجھے

حفاظت لوگوں کی کرنا تری فطرت ہے اے مولا
حفاظت میری بھی کرنا مری چاہت ہے اے مولا

گنہ گاروں کو راہِ توبہ پر اے ڈالنے والے
چلا دے سیدھی راہوں پر یہی قسمت ہے اے مولا

مہیّا کر نہ وہ اسباب جو غافل کریں تم سے
بچا آشفتگی سے بھی بڑی عُسرت ہے اے مولا

قضا و قدر پر بھی شادمانی ہو عطا مالک
میں مانگوں گا سدا تم سے مری عادت ہے اے مولا

مرے سینے میں پیدا کردے وسعت اے جہاں والے
ہزاروں نعمتوں میں یہ تری نعمت ہے اے مولا

عبادت جس نے کی تیری ہُوا ہے سُرخرُو وہ ہی
کہے دل سے مجؔید اس میں نہاں عزت ہے اے مولا

ملتی نہیں نصیب سے بڑھ کر سعادتیں
اس واسطے کریم سے مانگی ہیں راحتیں

رستے پہ ہم الٰہی کے چلتے رہیں سدا
ہو جائیں گی قبول یہ ساری مسافتیں

ربّ کریم واسطے ناراض ہوں تو ہوں
کام آئیں گی تو حشر میں ایسی عداوتیں

گر میرے قول و فعل میں خوفِ خدا نہیں
کس کام کی ہیں سوچ تو میری نفاستیں

اس کے کرم سے جائیں گے خُلدِ بریں میں ہم
کام آئیں گی بھلا کہاں اپنی عبادتیں

بغض و عناد چھوڑ کر کچھ کام کر بھلے
کس لمحے تم سے چُھوٹیں گی تیری یہ عادتیں

مقصود تیرا ہو فقط دینِ محمدیؐ
اب تو مجیدؔ بھول جا دُنیا کی چاہتیں

لمحوں لمحوں میں تھا ایسا
مجھ عاصی کو ربّ نے بخشا

میرے دل کی ہر ٹہنی پر
سایہ کرنے بادل بھیجا

نُوریں نُوریں بادل برسے
ان میں مَیں نے ربّ کو دیکھا

توبہ کرنے کی دی ہمّت
عیبوں پر بھی ڈالا پردہ

مجھ آشفتہ سے انساں کو
دکھلایا نیکی کا رستہ

دولت ثروت دے کر مجھ کو
مجھ پہ رحمت کا در کھولا

اس سے غافل ہوں میں کیسے
غفلت کو ہے ربّ نے روکا

لکھتا ہوں میں اس کی حمد
جس نے مُجھ سے غم کو روکا

میرے سینے میں رہتا ہے
کی ہے جس نے وسعت پیدا

شکرِ کامل مجھ پر واجب
میں کیوں ڈھونڈوں خالق اس سا

پردہ ترے وجود کا تیری رضا میں ہے
جلوہ ترے وجود کا ہر اک فضا میں ہے

کرتے نہیں ہو مُشتہر رکھتے ہو راز میں
ہر فیصلہ عظیم ہی قدر و قضا میں ہے

کوئی نہیں جو ڈال دے پردے گناہوں پر
اک حسنِ باکمال ہی تیری ادا میں ہے

مغزن عیوب و نقص کا میرا وجود ہے
لیکن ٹھکانہ خُلد تو تیری عطا میں ہے

کرتا ہوں ارتکاب میں ایسی برائی کا
نا قابلِ یقیں اماں ہر اک خطا میں ہے

اتنے عظیم ہو خدا رکھتے ہو خیر میں
ربّ کریم اس لیے میری دعا میں ہے

ان لغزشوں سے مالکِ کون و مکاں بچا
یہ ہی مجیدؔ جستجو دل کی صدا میں ہے

دنیا ترے مقام سے تب آشنا ہوئی
جونہی رسولؐ پاک نے حمد و ثنا کہی

تیرے زمین و آسماں تسبیح خواں رہے
پھرتے ہیں گر یہ لوگ تو کچھ تشنگی رہی

مخلوق تیری بندگی بھولی ہے آج تو
اُمّت ترے رسولؐ کی ہے کھو چکی خودی

تو یکتا و یگانہ ہے تُو بے نیاز ہے
لیکن اولادِ بشر کو کیا آگہی ملی

رُسوائیوں نے گھیرا ہے اب ہر مقام پر
بھولے ترا پیام تو پھر تیرگی بڑھی

دل میں بسا کے بیٹھے ہیں ہم عشقِ زندگی
اس واسطے یہ زندگی ہے دہر سی ہوئی

تُو مُشرکوں پہ ڈال دے اپنے عذاب کو
تو دیکھتا ہے آج بھی زندہ ہے کافری

تیرے مجیدؔ کو تری رحمت پہ ناز ہے
مولا مرے وجود سے روٹھی ہے ہر خوشی